ان الفضل بید اللہ
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

یوم یک شنبہ

جلد ۲۸ | یکم ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش | ۲۷ رجب ۵۹ھ | یکم ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۹۹

ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے کرنا چاہیئے

تا وہ عبادتِ الٰہی میں شمار ہو،

قادیان ۳۰ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالت کے باعث حضرت مولوی شیر علی صاحب نے آج حسب ذیل خطبہ جمعہ پڑھا:۔

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہر ایک چیز کے لئے ایک معیار ہوتا ہے۔ جس سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ یہ چیز خالص، کھری اور اصلی ہے۔ یا کھوٹی اور ناقص ہے۔ اور پھینک دینے کے قابل ہے۔ جیسے ناواقف آدمی جب ایک پتھر کو دیکھتا ہے۔ تو اسے قیمتی چیز خیال کرتا ہے۔ مگر جب اُسے ایک جوہری دیکھتا ہے۔ تو اسے ایک معمولی سا ردّی پتھر پا کر پھینک دیتا ہے۔

سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراس کے رہنے والے ایک بڑے سیٹھ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی تھے۔ کئی لعل اور ہیرے دیکھ چکے ہوں گے۔ مگر ایک دفعہ قادیان میں افغانستان کے بعض پٹھان ان کے پاس ایک پتھر لائے۔ اور کہا۔ کہ یہ قیمتی لعل ہے۔ انہوں نے اسے خالص اور کھرا سمجھ کر ۲۵ روپیہ بطور بیعانہ بھی دے دیئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پیش کیا۔ ان لوگوں کی فراست بڑی باریک اور تیز ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے دیکھا۔ اور فرمایا۔ کہ مجھے تو یہ ایک ردّی سا پتھر معلوم ہوتا ہے۔ مگر آپ اسے مدراس جوہریوں کے پاس شناخت کے لئے بھیج دیں۔ چنانچہ جب وہاں بھیجا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ردی قسم کا پتھر ہے۔

پس جس طرح بعض اوقات ایک چیز بظاہر بڑی روشن۔ اور خوشنما ہوتی ہے۔ مگر حقیقت میں بالکل بیکار اور ردّی ہوتی ہے۔ اسی طرح ہم لوگ بہت سارے اعمال کرتے ہیں۔ تاکہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے فضلوں کے وارث بن جائیں۔ مگر دیکھنا چاہیئے۔ کہ جو چیز ہم خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے معیاروں کی رُو سے بھی خالص ہے یا کہ ردّی۔ اگر ہماری پیش کردہ چیز اس کے معیاروں کی رُو سے خالص نہیں۔ تو وہ ایک ردّی اور نکمی چیز ہے۔ اور ہم نہایت خطرناک دھوکے میں مبتلا ہیں۔ کہ اسے خالص اور اعلےٰ چیز خیال کئے بیٹھے ہیں۔ پس ہمیں اپنے اعمال کو اللہ تعالیٰ کے معیاروں کی رُو سے پرکھنا چاہیئے۔

مثال کے طور پر میں نماز کو لیتا ہوں۔ اس کی پہچان اللہ تعالیٰ نے یہ رکھی ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو ہمارے نزدیک سچی نماز ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ وہ انسان کو ناپسندیدہ اور بے حیائی کی باتوں سے روکتی ہے۔ اور خشیت اللہ۔ خوف خدا پیدا کرتی اور خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دیتی ہے۔ اب اگر ہماری نماز سے ہمارے قلوب میں خشیت اللہ اور خوفِ خدا بڑھتا ہے۔ ہمیں بُرے کاموں سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نیک کام کرتے اور اسکی ناراضگی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں۔ تو بے شک ہماری نمازیں حقیقی اور اصلی کہلائیں گی۔ لیکن اگر ہماری نمازوں سے ایسا نتیجہ نہیں نکلتا تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہماری نمازیں رسمی ہیں۔ اور ایسی عبادت ہے جو عادت کے طور پر۔ یا لوگوں کی ملامت کے ڈر سے ہم بجالاتے ہیں

بہت سے غیر احمدی ہیں۔ جو نمازیں پڑھتے اور بعض تہجد گزار بھی ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت کی تا حال توفیق نہیں دی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی نمازیں محض ریا اور رسم کے طور پر ہیں۔ ورنہ ان کے دلوں میں خشیت اللہ اور ان کی آنکھوں میں نور پیدا ہوتا۔ اور وہ یہ معلوم کر سکتے۔ کہ یہ مامور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ مگر وہ خدا کے مامور کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے بیان کردہ معیاروں کی رُو سے ان کی نمازیں خدا تعالیٰ کے نزدیک نمازیں نہیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنے اعمال کی پرکھ کریں اور دیکھیں۔ کہ ہمارے جو اعمال بظاہر نیک ہیں۔ ان کا وہ ثمر بھی پیدا ہوتا ہے۔ جو نیک اعمال کا پیدا ہونا چاہیئے۔ اور اگر نہیں۔ تو پھر انہیں ایسے رنگ میں کریں۔ کہ وہ اکارت نہ جائیں۔ بلکہ آخرت میں بجائے نکمے اور ردّی ثابت ہونے کے ہمارے لئے خالص اور اعلیٰ ثابت ہوں اور ہم اس وقت اپنے اعمال کی وجہ سے دھوکہ خوردہ ثابت نہ ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک گُر بتایا ہے۔ اگر ہم اس گُر کو یاد رکھیں تو ہماری زندگی کا ہر ایک کام خدا تعالیٰ کی عبادت کہلا سکتا ہے۔ تمام کام جو ہم کرتے ہیں بعض ان میں سے طبعی اور قدرتی اغراض کے ماتحت ہم بجا لاتے ہیں۔ اور بعض خدا کا حکم جانتے ہوئے کرتے ہیں۔ مگر شریعت اسلامیہ نے ہمیں جو گُر سکھایا ہے۔ اگر ہم اسے ملحوظ رکھیں تو پھر ہمارا ہر کام خدا تعالیٰ کی عبادت شمار ہو سکتا ہے۔ سو ہمیں اس گُر کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

نماز کے علاوہ ایک اور مثال بیان کی گئی ہے۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ بعض روزے محض بھوکا پیاسا رہنے سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے۔ اگرچہ وہ سخت گرمی میں ہی رکھے گئے ہوں۔ ان لوگوں کا بھوکا پیاسا رہنا خدا کی رضا اور اسکی خوشنودی کا موجب نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ روزہ تو رکھتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی بعض ممنوع چیزوں سے پرہیز نہیں کرتے اس لئے ان کے روزے بھوکے پیاسے رہنے سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتے سو وہ گُر جس سے ہماری عبادتیں حقیقی عبادت اور ہمارا ہر کام خدا تعالیٰ کی نظر میں ایک عبادت اور ہماری زندگی عبادت کی زندگی شمار ہو سکتی ہے یہ ہے کہ ہم جو بھی کام کریں خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں۔ خدا تعالیٰ کا حکم سمجھ کر کریں۔ اس کی مثال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک فرمان سے واضح ہوتی ہے۔ ایک صحابی نے مکان بنایا۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہاں تشریف لے جانے کے لئے درخواست کی۔ اس کے چوبارہ میں ایک کھڑکی تھی۔ آپ نے اسے سبق دینے کے لئے پوچھا یہ کھڑکی کیوں رکھی ہے۔ اس نے جواب دیا ہوا کے لئے رکھی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اگر تیری نیت یہ ہوتی۔ کہ اس کے ذریعہ اذان کی آواز سنی جا سکے۔ تو ہوا تو پھر بھی آتی رہتی۔ مگر اس نیت کے ساتھ یہ کھڑکی تیرے لئے ثواب کا موجب اور عبادت قرار پا جاتی۔ تو جسمانی لذات کے علاوہ نیک نیتی سے ایک کام عبادت بن جاتا ہے۔

ایک اور مثال سناتا ہوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ بعض لوگ ہجرت کرتے ہیں تا کوئی اچھی عورت مل جائے۔ ایسے شخص کی ہجرت عورت کی خاطر شمار ہوگی۔ بعض لوگ اور کسی دنیاوی غرض کے ماتحت ہجرت کرتے ہیں تو وہ اسی غرض کے لئے شمار ہوتی ہے۔ اور بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لئے ہجرت کرتے ہیں۔ فرمایا جس نیت سے کوئی ہجرت کرتا ہے۔ اسی کے لئے اس کی ہجرت سمجھی جاتی ہے۔ اس میں آپ نے یہ سبق دیا ہے۔ کہ ہمیں اپنی نیتوں کو صاف کرنا چاہیئے۔ اور ہر کام خدا تعالیٰ کا حکم سمجھ کر کرنا چاہیئے

اس اصل کے ماتحت اگر ہم خلیفۂ وقت کی اطاعت کریں۔ اور اس نیت اور ارادہ کے ساتھ کریں۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ تو یہ اطاعت بھی ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے قرب میں ترقی کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ اسی طرح اگر ہم یہ سمجھ کر چندہ دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے۔ تو یہ ہمارا مالی اور جانی جہاد ہوگا۔ ایسا ہی اگر ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ افسروں کی اطاعت اس نیت سے کریں۔ کہ یہ خدا کا حکم ہے کہ خلیفۂ وقت کی اطاعت کرو۔ تو یہ بھی عبادت ہوگی۔ خلیفۂ وقت کے افسروں کی اطاعت خلیفۂ وقت کی اطاعت ہے۔ اور خلیفۂ وقت کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من اطاع امیری فقد اطاعنی۔ ومن اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ۔ جس نے میرے مقرر کردہ افسر کی اطاعت کی۔ اس نے دراصل میری اطاعت کی۔ اور جو شخص میری اطاعت کرتا ہے۔ وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے ؂

ایسا ہی اگر خلیفۂ وقت کی طرف سے کوئی نظام مقرر ہو۔ تو اس کی پابندی بھی خلیفۂ وقت کی اطاعت ہے۔ اور خلیفۂ وقت کی اطاعت خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔ بچوں کی پرورش و تربیت اور بیوی کو نان نفقہ مہیا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اور جو شخص اس لئے ٹوکری اٹھاتا ہے۔ یا اور کوئی مشقت کا کام کرتا ہے۔ کہ تا بچوں کی پرورش اور بیوی کے لئے نان نفقہ کا انتظام کر سکے۔ تو اس کا یہ فعل بھی خدا تعالیٰ کے حکم کی اطاعت شمار ہوگا۔

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے ولنفسک علیک حق ولزوجک علیک حق یعنی ہر وقت نماز پڑھتے رہنا بھی درست نہیں۔ کیونکہ اوروں کے حقوق کی بھی نگہداشت ضروری اور لازمی ہے۔ پس آپ نے فرمایا تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ یعنی اپنی صحت کو درست رکھو۔ والدین کا حق ہے ان کی خدمت و تواضع کرو۔ اور بیوی بچوں اور پڑوسیوں کے بھی تجھ پر حقوق ہیں۔ پس اگر ہم کوئی کاروبار اس لئے کرتے ہیں۔ کہ بال بچوں کے نان نفقہ کو پورا کرنا خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ تو یہ کاروبار کرنا بھی ہمارے لئے عبادت الٰہی ہے ؂

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ایسی حالت میں نماز نہ پڑھو کہ تمہیں قضائے حاجت کے لئے جانا ہو۔ اور اگر تم ایسا کروگے تو تمہاری نماز نہیں ہوگی۔ اب اگر کوئی شخص اس لئے قضائے حاجت کو جاتا ہے۔ کہ عبادت میں خلل واقع نہ ہو تو یہ بھی اس کی عبادت ہی ہوگی۔ اسی طرح اگر ہم سواک کرتے ہیں اور اس نیت اور ارادہ کے ساتھ کرتے ہیں۔ کہ یہ امر مسنون ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے رسول (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا سواک کے بارے میں تاکیدی حکم ہے۔ تو یہ فعل بھی جو ایک طبعی اور قدرتی فعل ہے ثواب اور عبادت الٰہی میں شمار ہوگا۔

پس ہر ایک کام کو خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور اس کے حکم کی فرمانبرداری کے لئے کرنا چاہیئے۔ اور نیک نیتی سے کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ اس کے حضور عبادت شمار ہو۔ اور باطل یا اکارت نہ جائے۔ بلکہ اس کی خوشنودی کا موجب ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق دے ؂

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ظہور ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو شب گذشتہ پھر تیز بخار ہوگیا۔ اور آج دن بھر کم و بیش سو درجہ کا بخار رہا۔ جس کی وجہ سے حضور خطبہ جمعہ کے لئے تشریف نہ لے جا سکے۔ عام طبیعت کل سے بہتر ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بخار اور معدہ کی تکلیف ہے۔ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو سر اور جگر میں درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب کو دمہ کا دورہ بدستور ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود اور مہدی معہود کا بے سُود انتظار کرنے والوں کو کیا کرنا چاہئے

"الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں بتایا گیا تھا۔ کہ چونکہ آنے والے موعود مہدی کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پُوری ہو چکی ہے۔ اس لئے جن مسلمان کہلانے والوں نے آپ کو قبول نہیں کیا۔ اور جو مزعومہ مہدی کا انتظار کرتے کرتے اکتا چکے ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس پیشگوئی کا ہی سرے سے انکار کر دیا ہے۔ اسی طرح وُہ مسیح موعود علیہ السلام کے بھی منکر ہو رہے ہیں۔ کیونکہ وُہ بھی ان کے خیال کے مطابق ابھی تک آسمان سے نہیں اترے۔ اور نہ ان کے اترنے کی انہیں کوئی امید ہے چنانچہ مولانا ابوالکلام آزاد جنہیں امام الہند کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ:-

"ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ اب نہ کوئی بروزی مسیح آنے والا ہے۔ نہ حقیقی۔ قرآن آچکا ہے۔ اور دین کامل ہو چکا ہے"

غرض مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے کا اس لئے منکر ہو چکا ہے۔ کہ اس کے خیالی اور وہمی نقشہ کے مطابق (نہ کہ سنت اللہ کے مطابق) مسیح اور مہدی نہیں آیا۔ اور اس طرح ایک طرف تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صاف وصریح پیشگوئیوں کی تکذیب کی جا رہی۔ اور اس کے وبال کا اپنے آپکو مورد بنا لیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف الٰہی مصلح کو قبول کرنے سے محروم رہکر دینی و دُنیوی معاملات میں اصلاح کرنیکے ناقابل ہو گئے ہیں۔ اس خسرناک نہیں بلکہ تباہ کن انجام سے ایسے لوگوں کو بچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوری کوشش فرمائی۔ اور نہایت دردمندانہ نصائح کیں۔ مگر افسوس کہ انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا۔ اور آج نہ ادھر کے رہے۔ نہ ادھر کے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قسم کے لوگوں کو جو خیالی مہدی اور مسیح کی آمد کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ جن کا انتظار کبھی ختم ہونے والا نہ تھا۔ اور جو سخت ناامیدی اور مایوسی کا شکار ہونے والے تھے۔ مخاطب کر کے صاف اور کُھلے الفاظ میں بتا دیا تھا۔ کہ آپ کو قبول کرنے میں انہیں کسی صورت میں بھی نقصان نہیں۔ اور قبول نہ کرنے کی حالت میں سراسر گھاٹا ہی گھاٹا ہے۔ چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا:-

"واضح ہو۔ کہ یہ بات نہایت صاف اور روشن ہے۔ کہ جنہوں نے اس عاجز کا مسیح موعودؑ ہونا مان لیا ہے۔ وُہ لوگ ہر ایک خطرہ کی حالت سے محفوظ۔ اور معصوم ہیں۔ اور کئی طرح کے ثواب اور اجر اور قوتِ ایمانی کے وُہ مستحق ٹھہر گئے ہیں:۔

اوّل یہ کہ انہوں نے اپنے بھائی پر حسنِ ظن کیا ہے۔ اور اس کو مفتری یا کذاب نہیں ٹھہرایا۔ اور اس کی نسبت کسی طرح کے شکوک فاسدہ کو دل میں جگہ نہیں دی۔ اس وجہ سے اس ثواب کا انہیں استحقاق حاصل ہوا۔ کہ جو بھائی پر نیک ظن رکھنے کی حالت میں ملتا ہے۔

دوسری یہ کہ وُہ حق کے قبول کرنے کے وقت کسی ملامت کنندہ کی ملامت سے نہیں ڈرے۔ اور نہ نفسانی جذبات ان پر غالب ہو سکے۔ اس وجہ سے وُہ ثواب کے مستحق ٹھہر گئے۔ کہ انہوں نے دعوت حق کو پا کر اور ایک ربانی منادی کی آواز سُنکر پیغام کو قبول کر لیا۔ اور کسی طرح کی روک سے رُک نہیں سکے۔

تیسری یہ کہ پیشگوئی کے مصداق پر ایمان لانے کی وجہ سے وُہ ان تمام وساوس سے مخلصی پا گئے۔ کہ جو انتظار کرتے کرتے ایک دن پیدا ہو جاتے ہیں اور آخر یاس کی حالت میں ایمان دور ہو جانے کا موجب ٹھہرتے ہیں۔ اور ان سعید لوگوں نے نہ صرف خطرات مذکورہ بالا سے مخلصی پائی۔ بلکہ خدائے تعالےٰ کا ایک نشان اور اس کے نبیؐ کی پیشگوئی اپنی زندگی میں پوری ہوتی دیکھ کر ایمانی قوّت میں بہت ترقی کر گئے۔ اور ان کے سماعی ایمان پر ایک معرفت کا رنگ آگیا۔ اب وُہ ان تمام حیرتوں سے چھوٹ گئے۔ جو ان پیشگوئیوں کے بارے میں دلوں میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔ جو پوری ہونے میں نہیں آتیں:۔

چوتھی یہ کہ وُہ خدا تعالےٰ کے بھیجے ہوئے بندہ پر ایمان لا کر اس سخط اور غضب الٰہی سے بچ گئے۔ جو ان نافرمانوں پر ہوتا ہے۔ کہ جن کے حصہ میں بجز تکذیب و انکار کے اور کچھ نہیں۔

پانچویں یہ کہ وُہ ان فیوض اور برکات کے مستحق ٹھہر گئے۔ جو ان مخلص لوگوں پر نازل ہوتے ہیں۔ جو حسنِ ظن سے اس شخص کو قبول کر لیتے ہیں۔ کہ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے"

(ازالۂ اوہام حصہ اول طبع اول صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۱)

نیز تحریر فرمایا:-

"ایک متدین مسلمان کے لئے میرے اس دعوے پر ایمان لانا جس کی الہام الٰہی پر بنا ہے۔ کونسی اندیشہ کی جگہ ہے؟ بفرضِ محال اگر میرا یہ کشف اور الہام غلط ہے۔ اور جو کچھ مجھے حکم ہو رہا ہے اس کے سمجھنے میں میں نے دھوکا کھایا ہے۔ تو ماننے والے کا اس میں حرج ہی کیا ہے؟ کیا اس نے کوئی ایسی بات مان لی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے دین میں کوئی رخنہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر ہماری زندگی میں سچ مچ حضرت مسیح ابن مریم ہی آسمان سے اُتر آئے۔ تو دل ماشاد چشم ماروشن۔ ہم اور ہمارا گروہ سب سے پہلے ان کو قبول کر لے گا۔ اور اس پہلی بات کے قبول کرنے کا بھی ثواب پائیگا۔ جس کی طرف محض نیک نیتی اور خدا تعالےٰ کے خوف سے اس نے قدم اٹھایا تھا۔ بہرحال اس غلطی کی صورت میں بھی (اگر فرض کی جائے) ہمارے ثواب کا قدم آگے ہی رہا۔ اور ہمیں دو ثواب ملے۔ اور ہمارے مخالف کو صرف ایک۔ لیکن اگر ہم سچے ہیں۔ اور ہمارے مخالف آئندہ کی امیدیں باندھنے میں غلطی پر ہیں۔ تو ہمارے مخالفوں کا ایمان سخت خطرہ کی حالت میں ہے۔ کیونکہ اگر سچ مچ انہوں نے اپنی زندگی میں حضرت مسیح ابن مریم کو بڑے اقبال وجلال کے ساتھ آسمان سے اُترتے دیکھ لیا۔ اور اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا۔ کہ فرشتوں کے ساتھ اُترتے چلے آتے ہیں۔ تب تو ان کا ایمان سلامت رہا۔ ورنہ دوسری صُورت میں ایمان سلامت رہنے کی کوئی صُورت نظر نہیں آتی۔ کیونکہ اگر اخیر زندگی تک کوئی آدمی آسمان سے اُترتا انہیں دکھائی نہ دیا۔ بلکہ اپنی ہی طیاری آسمان کی طرف جانے کے لئے ٹھہر گئی۔ تو ظاہر ہے کہ کیا کیا شکوک وشبہات ساتھ لے جائیں گے۔ اور نبی صادق کی پیشگوئی کے بارہ میں کیا کیا وساوس دل میں پڑینگے۔ اور قریب ہے۔ کہ کوئی ایسا سخت وسوسہ پڑ جائے۔ کہ جس کے ساتھ ایمان ہی برباد ہو۔ کیونکہ یہ وقت انجیل۔ اور احادیث کے اشارات کے مطابق وُہی وقت ہے جس میں مسیح اُترنا چاہیئے"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۸۲ تا ۱۸۴)

افسوس ان لوگوں پر جنہوں نے ان زرّین ہدایات کی طرف توجہ نہ کی۔ اور نہ صرف حضرت مسیح ابن مریم کے آسمان سے اترنے کی حسرت ہی دل میں لے گئے۔ بلکہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بارہ میں شکوک و شبہات کا طومار بھی اپنے سر پر اٹھا کر لے گئے۔ اب ان کا معاملہ تو خدا تعالےٰ سے جا پڑا ہے۔ مگر جو لوگ زندہ ہیں۔ انہیں ان مرنے والوں کی ناکام اور نامراد موت سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے آسمان سے اُترنے کا خیال ترک کر دینا چاہیئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کم از کم اس شرط کے ساتھ ہی قبول کر لیں۔ کہ اگر ہماری زندگی میں سچ مچ حضرت مسیح ابن مریم ہی آسمان سے اُتر آئے۔ تو ہم ان کو قبول کر لیں گے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ غور

(۲)

مجھے بار بار افسوس آتا ہے۔ کہ میاں محمد صادق صاحب نے اس مقدس اور پاک انسان پر جھوٹ بولنے کا الزام لگایا ہے۔ جو نہ صرف خود ہی صدق اور تقوےٰ شعاری کے اعلےٰ مقام پر کھڑا ہے۔ بلکہ ان احمدیوں کو بھی جن کے لئے فیصلہ عدالت کے رو سے پھانسی کے تختہ پر لٹک جانا تجویز کیا گیا۔ یہی ہدایت فرمائی۔ کہ جان جاتی ہے تو جائے لیکن جھوٹ قطعاً نہ بولنا۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ قاضی محمد علی صاحب اور میاں عزیز احمد نے باوجودیکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ موت کے مونہہ میں جا رہے ہیں۔ صداقت کو کسی پہلو سے بھی چھپانا نہ چاہا۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تعلقات کی برکت تھی۔ کہ پھانسی کے تختوں پر لٹکائے جانے والوں نے اپنی جان پر صداقت کو ترجیح دی۔ ایسے لوگوں کے مقتدا کی نسبت یہ الزام کہ اس نے جھوٹ بولا کتنا بڑا جھوٹا الزام ہے۔

پھر غور کرنے کی بات ہے۔ کہ محمد حسین مقتول جو مولوی عبد الکریم مباہلہ والے کا ضامن تھا۔ اس کی ضمانت کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سنہ ۱۹۳۱ء میں کسی سے سنکر کر دیا تھا۔ ورنہ اس ضمانت کا حقیقی علم جو من کل الوجوہ ہونا چاہیئے وہ آپ کو نہ تھا۔ اور چونکہ عدالت میں کوئی سنی سنائی بات نہیں پیش کی جاتی۔ بلکہ ذاتی علم کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس لئے آپ کا عدالت کے پیشکردہ سوال کے جواب میں یہ فرمانا کہ مجھے معلوم نہیں جھوٹ کیسے بن گیا۔ کیا کوئی ایسی بات جو افواہ شنید میں آئے۔ اس کے متعلق کوئی تقوےٰ شعار انسان یہ جرأت کر سکتا ہے۔ کہ حلفاً سے کہہ سکے۔ کہ مجھے معلوم ہے۔ شہادت اور پھر حلفیہ شہادت تو گواہ کی رؤیت یا واقعات کے ذاتی علم کی بناء پر پیش کی جا سکتی ہے۔

پس اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ فرمانا کہ "مجھے معلوم نہیں" یہی درست تھا۔

پھر میاں محمد صادق صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ایک دوسرے رنگ میں اعتراض کیا ہے چنانچہ لکھا ہے۔

"اس کے علاوہ ایک اعتراض اور پیدا ہوتا ہے۔ کہ گو محمد حسین کا بظاہر کوئی اتنا قصور معلوم نہیں ہوتا یعنی وہ بے چارا بے قصور مارا گیا۔ اس کے قاتل قاضی محمد علی کے سزائے پھانسی ملنے کے بعد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی نے اس کے فعل (قتل بے گناہ) کی اس طرح تعریف کی۔ "قاضی صاحب مرحوم کے حالات سے جو بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے۔ وہ ان کی ایمانی غیرت ہے۔ جو اس فعل کی محرک ہوئی۔ ان کے فعل پر ایسے لوگوں کو اعتراض کرنے کا حق نہیں۔ جن میں غیرت نہیں پیدا ہوئی۔ یا اگر ہوئی ہے تو اس حد تک پیدا نہیں ہوئی۔ جس حد تک قاضی صاحب مرحوم کے دل میں پیدا ہوئی"

(الفضل ۶ جون سنہ ۱۹۳۱ء)

اس پر میاں صاحب لکھتے ہیں ایک بے گناہ کے قاتل کی بے جا تعریف نہ معلوم خلیفہ قادیان کے نزدیک شرعاً کہاں تک جائز تھی۔ لیکن یہ ضرور ظاہر ہے۔ کہ وہ کسی جذبہ کے ماتحت کی گئی۔ اب ذرا سشن جج گورداسپور کے فیصلہ مقدمہ عطاء اللہ شاہ بخاری مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۵/۶/۳۵ کے ریمارک بھی پڑھ لئے جائیں۔ اس کے بعد مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔ وہی مسٹر کھوسلہ جس کے ریمارکوں کے متعلق عدالتِ عالیہ میں بار بار اعتراض ہوئے۔ اور اس کے ریمارکوں کو خلاف آئین عدل قرار دیا گیا۔

باقی رہا یہ اعتراض کہ ایک بے گناہ کے قاتل کی تعریف کی گئی یہ بالکل غلط ہے۔ حضور نے ان کے فعل پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اور جب اس بات کا قاضی صاحب مرحوم کو علم ہوا۔ کہ میرا فعل بلحاظ اپنے محل اور موقعہ کے شرع اور قانون کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط فعل تھا تو انہوں نے اس پر اظہار ندامت کیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب ان کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے اور جنازہ پڑھنے کے متعلق سوال پیدا ہوا۔ تو ہائی کورٹ میں ہماری طرف سے کہا گیا۔ کہ جنازہ تائب مرید کا پڑھا گیا جبکہ اس نے توبہ کر لی تھی۔ نہ کہ بحالت جرم پس قاضی صاحب مرحوم کی تعریف ان کی ایمانی غیرت کے لحاظ سے کی گئی۔ نہ کہ ان کے غلط فعل کے لحاظ سے۔

میاں صاحب! آپ نے اپنے آخری فقرات میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر سخت حملہ کیا ہے۔ جبکہ یہ لکھا ہے۔ کہ "کیا ایسے شخص کا جو اس دیدہ دلیری سے حکم خداوندی کی خلاف ورزی کرے خدا تعالےٰ پر کوئی ایمان ہو سکتا ہے" لیکن اگر حضرت مسیح پاک کے مبشر اور موعود فرزند کے اندر ایمان نہیں تو پھر اور کس کے اندر ہو سکتا ہے۔

کیا آپ کے نزدیک ایمان یہ ہے۔ کہ جسے آپ نے مسیح موعود اور مہدی معہود۔ امام اور مجدد کی حیثیت میں قبول کیا۔ اس مقدس انسان کی ساری کی ساری اولاد گمراہ ہو گئی (نعوذ باللہ) اور بقول آپ کے وہ سب بشارتیں جو اولاد کے متعلق تھیں۔ وہ سب کی سب غیر مبایعین کے نقص اور عداوت کی تاریکی کے باعث ظہور میں نہ آسکیں کیا دُنیا میں ابتدائے عالم سے اب تک خدا نے کسی معمولی مومن اور ولی سے بھی یہ سلوک کیا۔ جو غیر مبایعین کی بد اعتقادی کے رو سے خدا تعالےٰ کی طرف سے اس مامور سے روا رکھا گیا۔ جسے اس نے مسیح اور مہدی کر کے بھیجا۔ اور اصلاح خلق اور برکات اسلام کا نمونہ بنایا۔ کہ اس کی ساری اولاد نعوذ باللہ تباہ اور برباد ہو گئی۔ لیکن اس کے اہل بیت کے جانی دشمن اس کی برکات کے وارث بنائے گئے اور الہام انی معک ومع اھلک ومع من احبک کے رُو سے اہل بیت بھی غیر مبایعین اور مسیح موعود کے محب بھی غیر مبایعین اور اصل اہل بیت سب کے سب محروم۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے شروع عہد خلافت سے ان کی قلمیں اور زبانیں اور ان کی اخباریں سب گواہی دے رہی ہیں۔ کہ مسیح موعود اور آپ کے اہل بیت سے محبت رکھنے والے ہیں۔ لیکن غیر مبایعین کی اس شوئی قسمت کا کیا علاج ہو۔ کہ اب ہر ایک چیز برعکس نہند نام زنگی کافور کے معنوں کی مصداق بن گئی۔ آہ! صد آہ! کہ انکارِ خلافت اور عداوتِ محمود نے ان کو کہاں سے کہاں پہونچا دیا۔

خاکسار: ابو البرکات غلام رسول راجیکی

نفع مند کام پر روپیہ لگانے کا موقعہ

جو احباب اپنا کوئی روپیہ ہمارے توسط سے نفع مند تجارت پر لگانا چاہیں یا بکفالت جائداد قرض دینا چاہیں ان کو چاہیئے۔ کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان

قے، متلی، پیچش اور اسہال کے لئے "بسنت مالتی رس" نہایت مفید دوائی ہے۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ مونگ کا سالانہ جلسہ

حسب معمول اس سال بھی انجمن احمدیہ مونگ نے سالانہ تبلیغی جلسہ کیا۔ مرکز سے شیخ عبد القادر صاحب۔ اور گیانی عباد اللہ صاحب تشریف لائے۔ جمعرات کی رات کو پہلا جلسہ ہوا۔ راجہ روشن صاحب نمبردار کے مکان پر جو ایک معزز رکن جماعت کے ہیں جلسہ منعقد ہوا۔ دیہات میں رات کو جو اجلاس مکانوں کی چھتوں پر کئے جاتے ہیں۔ وہ مفید ثابت ہوتے ہیں۔ سامعین کی تعداد کافی تھی۔ اختتام تقریر پر بعض مسائل کے متعلق سوالات کئے گئے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

دوسرے دن بعد دوپہر جلسہ کیا گیا۔ جو ہمیشہ سے ایک دائرے میں کیا جاتا ہے مستورات کے واسطے پردے کا انتظام تھا۔ پھر جمعہ کی رات کو خاکسار کے مکان پر جلسہ کیا گیا۔ جس میں گیانی صاحب نے سکھوں کو تبلیغ کی۔ لوگ اپنے مکانوں کی چھتوں پر دلچسپی سے سنتے رہے۔ جمعہ کو تمام جماعت کے مرد عورتیں۔ بچے خصوصیت سے جمع کئے گئے۔ اور جلسہ گاہ میں جمعہ کی نماز کا انتظام کیا گیا۔ شیخ عبد القادر صاحب نے تحریک جدید اور جماعت کی اندرونی اصلاح کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ جمعہ کی نماز ختم ہوتے ہی جلسہ شروع کر دیا گیا۔ جس میں گیانی صاحب نے نہایت دلکش اور مدلل طریقہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بذریعہ آیات و احادیث وشبد گرنتھ صاحب سامعین کے سامنے پیش کی۔ جس سے لوگ بہت محظوظ ہوئے۔

ہفتہ کی رات کو ہندوؤں اور سکھوں کی مہربانی سے ایک سکھ صاحب کا مکان حاصل ہو گیا۔ جو نہایت موزون موقعہ پر تھا۔ شیخ صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی۔ اور گیانی صاحب نے باوا نانک صاحب کے اشلوک دوبارہ مہدی بیان کئے۔ جماعت مقامی سکھوں کا بہت شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے نہایت رواداری اور فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہفتہ کی صبح کو پھر اسی دائرے میں ہر دو اصحاب نے صداقت واجرائے نبوت پر تقریریں کیں۔

ہفتے کی شام کو مبلغ صاحبان اور مقامی دوست پندرہ بیس کی تعداد میں موضع کوٹلی افغاناں کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں ایک سکھ کے مکان پر شبینہ اجلاس منعقد کیا گیا۔ جو نہایت کامیابی سے ختم ہوا۔ ہر دو مبلغین نے نہایت اچھی طرح صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور علامات مہدی۔ اور سکھ مذہب کی پیشگوئی وغیرہ مضامین پر تقریریں کیں۔ یہاں فساد کا بہت خطرہ تھا۔ مگر خدا کا فضل ہوا۔ کہ کوئی فتنہ وفساد نہ ہوا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں چند سال ہوئے۔ جماعت احمدیہ کا مخالفین سلسلہ کے ساتھ مباہلہ ہوا تھا ہم دونوں بھائی جب سے احمدی ہوئے ہیں۔ کوئی ۲۶ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ یہاں کوئی جلسہ نہ ہو سکا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ یہاں جلسہ کیا گیا۔ اور کھول کھول کر بتایا گیا۔ کہ آنے والا موعود آچکا ہے۔

صبح کے وقت اسی گاؤں میں ایک دوسرے مکان پر شیخ صاحب نے بعد نماز فجر درس دیا۔ اس کے بعد یہ تبلیغی قافلہ کچھ بذریعہ ٹرالی اور کچھ بذریعہ سڑک ہیڈ رسول کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں تجویز یہ تھی۔ کہ دن رات دو جلسے کئے جائیں۔ مگر بعض معاندین کی ریشہ دوانی سے رات کا جلسہ نہ ہو سکا۔ اور قافلہ واپس موضع کوٹھڑہ میں آگیا۔ وہاں خاکسار اور ہر دو مبلغین نے تقریریں کیں۔ ہیڈ رسول میں اگرچہ رات کا جلسہ نہ ہو سکا۔ مگر دن کے جلسے میں پیغام حق اور حضرت امام کی آمد کا مژدہ واضح طور پر سنا دیا گیا۔

ہیڈ رسول سے واپس آتے ہوئے تمام قافلہ نے موضع دارڑہ اور سموں پور میں بھی تبلیغ کی۔ اور رات کو موضع کوٹھڑہ میں جلسہ کیا گیا۔ جس میں سید حیدر شاہ صاحب امیر جماعت مقامی اور گیانی صاحب نے تقریریں کیں۔ موضع مذکور کے قریب کے گاؤں سے بھی لوگ آگئے۔ جو دلچسپی سے باتیں سنتے رہے۔

غرض چار دن میں نو اجلاس ہوئے اور موضع مونگ۔ کوٹلی افغاناں۔ کوٹھڑہ سموں پور۔ دارڑہ۔ اور ہیڈ رسول میں پیغام حق پہنچایا گیا۔ ہیڈ رسول میں مستری محمد اسمٰعیل صاحب بھیروی نہایت مخلص آدمی ہیں۔ انہوں نے اکیلے تمام قافلے کی خدمت کی۔ موضع کوٹھڑہ میں دو ہی احمدی تھے۔ انہوں نے بھی سارے قافلے کی اچھی طرح خدمت کی۔ بہر حال اس سال کا جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

خاکسار۔ صدر الدین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام گوجرانوالہ کے جین مت مندر میں

گوجرانوالہ میں کچھ عرصے سے جینیت کے سب سے بڑے گرو شری سوامی بلبھ جی آئے ہوئے ہیں۔ جو ہر روز اپنے مندر میں لیکچر دیتے ہیں۔ علاوہ جین مت والوں کے دوسرے مذاہب کے لوگ بھی ان لیکچروں میں شامل ہوتے ہیں۔ ہماری جماعت کے بعض نوجوان خدام الاحمدیہ کے ممبر کبھی کبھی ان کے لیکچروں میں چلے جاتے ہیں۔ سوامی بلبھ جی صاحب عام طور پر پریم اور شانتی کی تلقین کرتے ہیں۔ اور صلح کل امور پر لیکچر دیتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں نے کوشش کر کے جین مت والوں سے ان کے گورو صاحب کی اجازت سے وقت حاصل کیا۔ کہ جب گرو صاحب کا لیکچر ختم ہو۔ تو اس وقت مندر میں ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام جو حضور نے پیغام صلح کے نام سے دنیا کو دیا ہے سنائیں۔ چنانچہ کل بروز منگل ۲۷ ماہ ظہور ۱۳۱۹ھش صبح آٹھ بجے جین مت مندر میں صوفی دین محمد صاحب نے جو خدام الاحمدیہ کے قائد ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پیغام صلح میں سے کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ اور نہایت مدلل مؤثر تشریح بھی کی۔ حاضرین میں کافی تعداد جین مت والوں کی تھی۔ اور خاصی تعداد میں مسلمان اور دوسرے مذاہب والے بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے تمام حاضرین متاثر ہوئے۔ اور تعلیم کو سراہا۔ جس سے عام پبلک پر اچھا اثر ہوا۔ بعد میں بھی کئی لوگ ہمارے پاس آکر تعریف کرتے رہے۔

خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کا یہ اقدام نہایت مبارک ہے۔ کہ انہوں نے کوشش کر کے ایک مندر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سنایا۔ اور احمدیت کی تبلیغ کی۔

خاکسار خواجہ محمد شریف جنرل سیکرٹری۔

تعزیت کی قرارداد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنے ہفتہ واری اجلاس منعقدہ ۲۶ ماہ ظہور ۱۳۱۹ھش میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی ہے:۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اپنے نہایت ہی مخلص اور سرگرم رکن قریشی محمد احسن صاحب مرحوم کی وفات پر جملہ اراکین مجلس کی طرف سے تہ دل سے اظہار افسوس کرتی ہے۔ اور اس جوانان مرگ پر مرحوم کے پس ماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور بلندی درجات عطا فرمائے۔

سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک کے لئے عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے:-

کھلاری (ضلع پلاموں)
پریذیڈنٹ چوہدری عبدالحمید صاحب
سکرٹری میاں محمود عالم صاحب

جالندھر شہر
پریذیڈنٹ چوہدری نذیر احمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت } ابو عبدالواحد صاحب
} کلرک
نائب سکرٹری " محمد یونس صاحب
سکرٹری مال ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
نائب " چوہدری محمد شریف صاحب
سکرٹری تبلیغ بشیر احمد صاحب
نائب " غلام جیلانی صاحب

عالم گڑھ
پریذیڈنٹ سخی احمد صاحب
سکرٹری مال میاں خان محمد صاحب
امین مولوی غلام محمد صاحب

راولپنڈی
سکرٹری ضیافت قریشی محمد شفیع صاحب
" اصلاح و ارشاد میاں عبدالحق صاحب راہی

احمد آباد اسٹیٹ
سکرٹری مال سید سلیم شاہ صاحب
" تبلیغ چوہدری عطاء اللہ صاحب
" تعلیم و تربیت ماسٹر غلام حیدر خان صاحب
" تحریک جدید منشی محمد شفیع صاحب

دھاریوال
پریذیڈنٹ چوہدری اللہ داد صاحب

نوشہرہ
جنرل سکرٹری محمد اسمٰعیل صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت "
آڈیٹر
سکرٹری مال مرزا اللہ دتا صاحب
سکرٹری دعوۃ و تبلیغ میاں اعزاز اللہ "
" عام تحریک جدید
" تالیف و تصنیف " ایوب شاہ صاحب
" اصلاح و ارشاد ملک عبدالرحمٰن صاحب
لائبریرین قریشی کریم بخش صاحب
جائنٹ سکرٹری برائے رسالہ پور
چوہدری غلام علی صاحب

بھینی بانگر
پریذیڈنٹ چوہدری اللہ دین صاحب
وائس " فتح محمد صاحب
امام مسجد " جان محمد صاحب
سکرٹری غلام قادر صاحب

کھانیوال
پریذیڈنٹ و سکرٹری تعلیم و تربیت
ملک خدا بخش صاحب
سکرٹری مال خان عبدالواحد خان صاحب
" تبلیغ مستری محبوب عالم صاحب
" تحریک جدید " یار محمد صاحب

ڈوبہ ٹیک سنگھ
پریذیڈنٹ قریشی سراج الدین صاحب
سکرٹری مال چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب
امین خان محمد حسین خان صاحب

سری نگر
آڈیٹر غلام نبی صاحب گلکار
سکرٹری بیت المال مولوی احمد اللہ صاحب

کراچی
پریذیڈنٹ سید رحمت علی شاہ صاحب

کوٹ رحمت خان
نائب پریذیڈنٹ ملک بہاول شیر خان صاحب
ممبر اصلاح و ارشاد اول "
سکرٹری تبلیغ منشی محمد ابراہیم صاحب شاد
" مال "
محصل و امام الصلوٰۃ میاں عبداللہ صاحب
ممبر اصلاح و ارشاد دوم چوہدری حسن محمد "
" سوم " علم الدین "
سکرٹری تعلیم و تربیت عبدالحمید صاحب

چک ۲۸۷ گ ب ضلع لائلپور
پریذیڈنٹ خورشید علی صاحب قریشی
سکرٹری مال عنایت علی صاحب

ٹالپور
سکرٹری تبلیغ میاں عزیز اللہ صاحب

"ہر جگہ (قادیان میں) اپنی زکوٰۃ بھیجے"
(ماخوذ از کشتی نوح ص ۴۲)

نائب سکرٹری تعلیم و تربیت میاں ثناء اللہ صاحب

ادرحمہ
پریذیڈنٹ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب
سکرٹری مال

گوجھر والہ (ملتان)
پریذیڈنٹ ملک عمر علی صاحب بی اے

وائس پریذیڈنٹ شیخ محمد علی صاحب
سکرٹری " } ملک افتخار احمد صاحب
} کلانوری
امام الصلوٰۃ شیخ محمد علی صاحب
نائب امام الصلوٰۃ ملک گلاب الدین صاحب
کلانوری

زچاؤں کے اتلاف جان کی وجوہ کی تحقیقات

حکومت ہند کے پبلک ہیلتھ کمشنر کا بیان ہے کہ ہندوستانی زچاؤں کی بیماریوں اور اموات کے وجوہ کا چونکہ علم نہ تھا اس وجہ سے گذشتہ چند سالوں میں انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن نے اس مسئلہ کی متعدد شقوں پر تحقیقات کرنے کے لئے بہت کافی مالی امداد دی۔ کلکتہ اور بمبئی میں زچاؤں کی اموات کے متعلق تحقیقات کی گئی اور ۱۹۳۰ء میں دہلی کے بعض دیہی اور شہری حلقوں میں اس کی بابت تحقیقات جاری تھی۔ دوسرے ممالک کی طرح یہاں بھی زچہ خانوں کی بیماریاں ہی سب سے زیادہ زچاؤں کی موت کا باعث ہوتی ہیں۔ دوسرا نمبر دوران حمل میں کمی خون کی شکایت کا ہے۔

شمال و مشرقی ہند یعنی آسام۔ بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ۔ صوبجات متحدہ کے مشرقی حصوں میں وبائی استسقا بہت پایا جاتا ہے۔ حالانکہ اس موضوع پر بہت دنوں تحقیقات کی گئی مگر اس کی اصلی وجہ سمجھ میں نہ آئی۔ بالآخر حال ہی میں وبا اور انسانی خوراک پر تحقیقات کے سلسلہ میں یہ امر ظاہر ہوا کہ رائی میں آرجیمون میکسیکو کے بیج جب اتفاقاً مل کر استعمال میں آتے ہیں تو یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ رائی کے کھیت میں یہ گھاس بکثرت ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کے بیج رائی کے دانوں میں مل جاتے ہیں۔

مدراس پریذیڈنسی ضلع نیلور کے ہیلتھ افسر کی رپورٹ بابت ۱۹۳۶ء سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں ایک خاص بیماری پائی جاتی ہے جس کی علامات کچھ اس قسم کی ہوتی ہیں مثلاً ریڑھ کی ہڈی کا سخت ہو جانا۔ پیٹھ اور دیگر جوڑوں کے مقامات پر درد محسوس ہونا وغیرہ۔ صوبہ مذکور کے حکام محکمہ صحت نے اس کی تحقیقات بہت تفصیل سے کی اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ مرض خاص کر انک فلورائن انٹاکسیکیشن کا نتیجہ ہے اور ایسے پانی کے مسلسل استعمال سے پیدا ہوتا ہے جس میں فلورائڈس کا مادہ شامل ہوتا ہے۔ ۱۹۳۹ء میں سال بھر تک ایک ایک گھر میں مختلف رسم و رواج کھانے پینے کے طریقے اور مکانوں کی وسعت کا لحاظ رکھ کر تحقیقات کی گئی کہ ان حالات کی تبدیلی سے بیماری پر کیا کیا اثر پڑتا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔ "زکوٰۃ کیا ہے؟ یوخذ من الامراء و یرد الی الفقراء۔ امراء سے لے کر فقراء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی ہے۔ اس طرح باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر یہ فرض ہے۔ کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی۔ تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے۔ کہ غرباء کی امداد کی جائے" (از فتاویٰ احمدیہ جلد اول)

زکوٰۃ کا روپیہ امام وقت کے ذریعہ تقسیم ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس بارے میں حسب ذیل ارشاد ملاحظہ ہو۔ "چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۹ اگست گذشتہ شب لنڈن پر ہوائی حملہ سات گھنٹہ جاری رہا کئی جگہوں پر آگ لگ گئی۔ طیارہ شکن توپوں نے خوب گولہ باری کی۔ جرمن ریڈیو یہ سر اسر غلط پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ لنڈن کا پانچواں حصہ تباہ ہو چکا ہے۔ اور جگہ بہ جگہ آگ لگی ہوئی ہے۔ کولمبیا ریڈیو سے ذاتی معلومات کی بناء پر اس کی تردید کی گئی ہے۔

پیٹان گورنمنٹ نے افریقہ کی نوآبادیات یعنی کیمرونز۔ کیلے ڈانیا بیز چاڈ کے فرانسیسی گورنروں کو برطرف کر کے نئے گورنر مقرر کر دیئے ہیں۔

شملہ ۲۹ اگست سندھ کے ہندو اس امر کے لئے ایجی ٹیشن شروع کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ان کے صوبہ میں ریفارمز کو دو سال کے لئے معطل کر کے اسے پھر بمبئی کے ساتھ ملا دیا جائے۔

لاہور ۲۹ اگست پانچ خاکسار عورتوں پر بھی قانون کی خلاف ورزی کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ ان میں سے ایک کو تو عدالت نے صغر سنی کی وجہ سے بری کر دیا۔ اور چار کو ایک ایک سال کے لئے نیک چلنی کی ضمانت پیش کرنے یا چھ ماہ قید بھگتنے کا حکم سنایا۔

واشنگٹن ۲۹ اگست معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر و مسولینی نے مشترکہ طور پر جنرل فرینکو سے کہا تھا۔ کہ ان کی فوجوں کو جبرالٹر اور افریقہ تک پہنچنے کے لئے رستہ دیدے۔ لیکن اس نے انکار کر دیا ہے۔

لاہور ۲۹ اگست مقامی حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ لاہور میں لاریوں کے تمام اڈے توڑ کر صرف پانچ رہنے دیں۔ دس مقام ایسے ہوں۔ جہاں سے مسافر سوار ہو سکیں۔ اور اتر سکیں۔ وہاں ان کے لئے مسافر خانے بھی بنائے جائیں گے۔ بعض سڑکوں پر لاریوں کی آمد و رفت بند کر دی جائے گی۔ لاری ٹریفک کے لئے ایک کنٹرولنگ کمیٹی بنائی جائے گی۔ اس سکیم پر ۷ ستمبر سے عمل ہوگا۔

کراچی ۲۹ اگست ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ جہاز ایس۔ ایس کینٹ ڈی جس پر ۲۶ ہندوستانی جبرالٹر سے آرہے تھے۔ اب تک منزل مقصود پر نہیں پہنچا۔ حالانکہ کئی روز بیشتر پہنچنا چاہیئے تھا۔ اس سے خیال کیا جاتا ہے کہ وہ غرق ہو گیا ہے۔

بمبئی ۳۰ اگست حکومت ہند کے حکم سے ایک جاپانی جہاز جسے کل واپس روانہ ہونا تھا۔ ایک انتظامی الجھن کی وجہ سے روک لیا گیا تھا۔ اور حکومت نے اس کے لئے پانی مہیا کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ مگر آج اسے جانے کی اجازت دیدی گئی۔

لنڈن ۳۰ اگست انگریزی ہوائی جہازوں نے بدھ کی رات کو برلن پر پھر حملہ کیا۔ اور ایک مقررہ پروگرام کے مطابق فوجی مقامات پر بم گرائے آج کل چونکہ جرمنی برطانیہ پر بلا سوچے سمجھے بم گرا رہا ہے اور ممکن ہے بعد میں وہ اور بھی بڑے ہوائی حملے کرے اس لئے برطانیہ نے ان حملوں سے جرمنوں کو بتا دیا ہے کہ وہ برلن پر بھی حملہ کر سکتے ہیں۔ برطانیہ تو جرمنی کی ہوائی طاقت کو جانتا ہی ہے لیکن جرمنی میں یہ مشہور کیا جا چکا تھا۔ کہ انگریزی ہوائی طاقت سخت کمزور ہے اس لئے برطانیہ کے ان متواتر حملوں سے جرمنوں پر بڑا بھاری اثر پڑنے کا امکان ہے۔

لنڈن ۳۰ اگست بم برسانے والے اطالوی ہوائی جہازوں نے کل مالٹا پر پھر حملہ کیا اور کئی بم گرائے مگر کسی فوجی جگہ کو نقصان نہیں پہنچا۔ البتہ کچھ مکان ٹوٹ پھوٹ گئے اطالوی ہوائی جہازوں کو اڑتا دیکھ کر دو انگریزی جہاز فوراً ہوا میں پہنچ گئے اور ان کو مار گرایا "نیویارک ٹائمز" لکھتا ہے کہ انگریزی جہاز خوب سوچ سمجھ کر حملہ کرتے ہیں مگر اطالوی ہوائی جہاز بلا سوچے سمجھے کبھی مالٹا پر حملہ کر دیتے ہیں اور کبھی جبرالٹر پر۔ یہی اخبار لکھتا ہے کہ اٹلی سمجھتا تھا فرانس کے ہتھیار ڈال دینے کے بعد لڑائی بند ہو جائے گی۔ مگر لڑائی بند نہ ہوئی اور چونکہ وہ لڑائی کے لئے پہلے سے تیار نہیں تھا اس لئے اب وہ اس کوشش میں ہے کہ جنگی تیاریوں کو مکمل کرے۔

لنڈن ۳۰ اگست گذشتہ مہینہ کے شروع میں اٹلی نے یہ شیخی بگھاری تھی کہ روم کے سمندر میں اس کی طاقت برطانیہ کی طاقت سے بہت زیادہ ہے پھر اس نے یہاں تک کہنا شروع کر دیا کہ اس نے انگریزی جہاز روم کے سمندر میں سے نکال دیئے ہیں مگر اب اس نے اپنے لہجہ کو بدل لیا ہے۔

قاہرہ ۳۰ اگست شیخ بحرین کے بھائی حال ہی میں مالٹا سے آئے ہیں انہوں نے بتایا کہ انگریزی توپوں نے مالٹا میں گولے پھینک پھینک کر اطالوی ہوائی جہازوں کو اتنا اونچا اڑنے پر مجبور کر دیا۔ کہ وہ بم صحیح مقامات پر نہیں گرا سکتے۔ چنانچہ ان کے زیادہ تر بم سمندر اور کھلے میدانوں میں گرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مالٹا سے اسکندریہ تک انہیں اٹلی کا کوئی تجارتی یا جنگی جہاز سمندر میں نظر نہیں آیا بلکہ ہر طرف انہیں انگریزی جہاز ہی دکھائی دیئے اس کی وجہ رائٹر نے اپنی ایک خبر میں یہ بتائی ہے کہ اٹلی کے جہاز تو زیادہ تر اپنی بندرگاہوں میں کھڑے رہتے ہیں۔ لیکن انگریزی بیڑا سمندر میں گشت لگاتا رہتا ہے

لنڈن ۳۰ اگست نازیوں نے واشنگٹن کی ایک خبر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ برطانیہ کے پاس اب صرف ۵۷ تباہ کرنے والے جہاز رہ گئے ہیں ساتھ ہی یہ دعوی کیا ہے کہ لڑائی کی ابتداء سے اب تک برطانیہ کے ۹۲ تباہ کرنے والے جہاز ڈوب چکے ہیں اور جب لڑائی شروع ہوئی تھی تو اس کے پاس تباہ کن جہاز ۱۸۵ تھے معلوم ہوتا ہے نازیوں کو گنتی بھی نہیں آتی کیونکہ ۱۸۵ میں سے اگر ۹۲ تباہ ہو گئے تھے تو باقی ۹۳ جہاز رہنے چاہیئے تھے مگر وہ کہتے ہیں کہ اب کل جہاز ۵۷ رہ گئے ہیں۔ گویا ۳۶ جہازوں کا اس طرح پتہ ہی نہیں چل سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ جرمنی اب تک برطانیہ کے صرف ۳۹ تباہ کن جہاز غرق کر سکا ہے۔ برطانیہ میں ایسے جہاز لڑائی کے شروع میں ۱۵۶ تھے اس کے بعد بعض جہاز تو برطانیہ اپنے ساتھیوں سے لے چکا ہے اور بعض خود تیار کر دا چکا ہے چنانچہ اس وقت ۲۰۰ سے زیادہ تباہ کن جہاز اس کے پاس موجود ہیں۔

لنڈن ۳۰ اگست رومانیہ کے مصائب ختم ہوتے نظر نہیں آتے چنانچہ روس نے رومانیہ پر الزام عائد کیا ہے۔ کہ سرحد پر رومانوی سپاہیوں نے روسی سپاہیوں پر گولی چلائی ہے لیکن رومانیہ نے اس خبر کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ رومانوی سپاہیوں پر گولی چلائی گئی تھی اس پر روس نے دھمکی دی ہے کہ اگر رومانیہ نے ایسی حرکات کو بند نہ کیا تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

مانڈلے ۲۹ اگست ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مانڈلے نے برما کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر بوباما کو بغاوت کے جرم میں ایک سال قید سخت کی سزا دی یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ان کے خلاف مانڈلے میں ایک تقریر کی بناء پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ ڈاکٹر بوباما کو "برما فریڈم بلاک" کا ڈکٹیٹر بننے کے بعد ایک تقریر کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا انہوں نے مقدمہ کی سماعت میں کوئی حصہ نہ لیا ؀

؀ حتی کہ اس سوال کا جواب بھی نہ دیا کہ آیا انہوں نے جرم کیا ہے یا نہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۳۰- اگست کامل ۲۶ گھنٹے کے بعد آج سویرے پھر لنڈن میں ہوائی خطرہ کا الارم ہوا۔ اور جنوب مشرقی علاقہ پر زبردست ہوائی لڑائی بھی ہوئی۔ کل رات جرمن طیاروں نے آتشگیر بم پھینکے تھے۔ کسی کسی جگہ آگ لگی۔ مگر کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ کچھ بم لنڈن کے آس پاس بھی گرائے گئے۔ مگر نقصان بہت کم ہوا

نیویارک ۳۰- اگست نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ نازی حکومت نے برلین کے اردگرد توپوں کی باڑہ قائم کر رکھی ہوگی۔ مگر برطانوی طیاروں نے اس بھرم کو دور کر دیا ہے۔ وہ تین گھنٹے مسلسل بم باری کرتے رہے مگر توپیں ان کا بال بیکا نہیں کر سکیں۔

دہلی ۳۰- اگست ہندوستان کے بچاؤ کے قرضہ میں ۲۱ کروڑ ۹۶ لاکھ روپیہ اکٹھا ہو چکا ہے۔ گورنر جنرل اس کے فنڈ

لنڈن ۳۰- اگست معلوم ہوا ہے کہ ٹرانسلوینیا کا جھگڑا چکا دیا گیا ہے اور کوئی سمجھوتہ ان پر ٹھونس دیا گیا ہے۔ ہنگری کا مطالبہ مان لیا گیا ہے۔ مگر رومانیہ کی مصیبتیں ختم نہیں ہوئیں۔ روس نے اس پر الزام لگایا ہے۔ کہ سرحدی سپاہی نامناسب حرکات کرتے ہیں۔ یہ اعتراض مع جواب کے آج چھاپ دیا گیا ہے۔ رومانیہ نے روس پر یہی الزام لگایا ہے نیویارک ہیرلڈ ٹربیون نے لکھا ہے۔ کہ ویانا کانفرنس کے سمجھوتہ کے باوجود بلقانی ممالک کے جھگڑے ختم نہیں ہو سکتے۔

پشاور ۳۰- اگست سیام کا ایک وفد کابل جاتا ہوا آج یہاں سے گذرا۔ اس کا مقصد بعض تجارتی معاملات کا تصفیہ کرنا ہے۔

شملہ ۳۰- اگست صوبوں کے نمائندوں اور حکومت ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں کانفرنس آج ختم ہو گئی۔

حکومت ہند دو نئے سکول کلکتہ اور بمبئی میں قائم کر رہی ہے۔ جن میں فوجی مستریوں اور فوجی سامان کے کاریگروں کو ٹریننگ دی جائے گی۔ چھ اور ایسے سکول حکومت اپنے اہتمام میں لے گی۔ ان میں ۹۵۰ طلبا کو ٹریننگ دی جا سکے گی۔

حکومت ہند نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ کہ ۱۹۱۱ء کے انڈین آرمی ایکٹ کے مطابق وہ جس سرکاری ملازم کو چاہے کسی ڈیپارٹمنٹ یا کور میں اس کی مرضی کے خلاف جنگ کے عرصہ کے لئے بھیج سکتی ہے

بمبئی ۳۰- اگست مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل سے شروع ہوگا۔ سر سکندر حیات خان۔ سردار اورنگ زیب خان۔ چوہدری خلیق الزمان اور نواب زادہ لیاقت علی خان اور بیگم محمد علی پہنچ گئے ہیں۔ مسٹر فضل الحق کل پہنچیں گے۔

لاہور ۳۰- اگست سنٹرل اسمبلی کے ایک ممبر سر شیر محمد خان آجکل مصر میں ہیں۔ انہوں نے گورنر پنجاب کو ایک خط میں لکھا ہے۔ کہ مصر میں ہندوستانی فوجوں کی آرام و آسائش کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ کھانا بھی بہت اچھا ملتا ہے۔

لنڈن ۳۰- اگست جرمنی نے دعویٰ کیا تھا کہ اس نے برطانیہ کی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ مگر اس ناکہ بندی کا برطانیہ پر تو کوئی اثر نہیں البتہ دوسری طرف جرمن اور اس کے مقبوضہ ممالک کی برطانیہ نے جو ناکہ بندی کر رکھی ہے اس سے تمام یورپ میں ایک شور مچ رہا ہے

شملہ ۲۹- اگست معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس جنہیں بلیک ہول کلکتہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا۔ عنقریب رہا کئے جانے والے ہیں۔

یکم ستمبر کو دعا کی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی جائیگی

تحریک جدید سال ششم کے وعدے سو فیصدی پورا کرنے والے مخلصین کو معلوم ہے۔ کہ تحریک جدید کی طرف سے یکم ستمبر کو ایسے احباب کی فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہونے والی ہے۔ وعدہ کرنے والے ہر شخص نے اپنی طاقت کے مطابق "موعود خلیفہ" کی دعا حاصل کرنے کی جدوجہد کی ہے چنانچہ بعض نے روپیہ بذریعہ تار ارسال کیا ہے۔ بعض نے بذریعہ ہوائی ڈاک چیک بھیجا ہے۔ اور بعض نے یہ تجویز کی ہے کہ مقامی جماعت میں روپیہ ادا کر کے اطلاع دے دی ہے۔ کہ ان کا نام یکم ستمبر والی فہرست دعا میں درج کر لیا جائے۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ فہرست حسب اعلان یکم ستمبر کو ۴½ بجے شام حضور کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ اور اس وقت تک رقوم داخل کرنے والے اصحاب کے نام اس میں درج کئے جائیں گے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑہا خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رض طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ کمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے محصولڈاک علاوہ

المشتہر۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض اینڈ سنز دواخانہ جنین لعبت قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

کی پچھلے دنوں ہمارے خاندان میں ضرورت پیش آئی اور میں نے اسے آزمایا عسر ولادت کی مشکل جو تشویش انگیز صورت اختیار کر چکی تھی بفضل خدا حل ہو گئی۔ اس لئے میں سفارش کرونگا۔ کہ اہل حاجت بغیر کسی خدشہ کے اس دوائی سے فائدہ اٹھائیں۔ بہت مفید اور زود اثر تیر بہدف دوائی ہے۔ جس کے لئے ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان قابل مبارکباد ہیں جنہوں نے یہ مرکب دوائی تجویز فرمائی دو روپیہ آٹھ آنہ میں صاحب موصوف سے منگوائیں

قاضی محمد ظہور الدین اکمل قادیان

چوتھائی قیمت

بچے سے بوڑھے تک کہانی شوق سے سنتے ہیں چلیمون الناس السحر اسی فطرت انسانی کے مطابق تمام مذہبی کتابوں میں افسانے ہیں۔ قرآن شریف بھی احسن القصص ہے۔ جن سینما دیکھنے ناول پڑھنے ریڈیو سننے والوں کو مذہبی کتابیں پڑھنے کی فرصت نہیں ان کو کتاب خاتم النبین نہایت دلچسپ افسانہ کہکر دیدیجئے۔ اس کتاب کو ختم کئے بغیر ہاتھ سے نہیں رکھ سکیں گے۔ اسی وجہ سے احمدی اکابرین اس کتاب کو نہایت موثر تبلیغ کا طریقہ تسلیم کر چکے ہیں کیونکہ یہ کتاب غیر احمدی میں احمدیت کا انجکشن کر دیتی ہے اب اس دلچسپ طریقہ سے ہر شخص کو تبلیغ کرنے کی خاطر سات سو صفحہ کی کتاب کی قیمت چار روپے کے بجائے ایک روپیہ کر دی ہے تاکہ جس کو تبلیغ کرنے کی بالکل فرصت نہیں وہ بھی تبلیغ کے اہم فرائض کو ادا کر سکے۔ منیجر بک ڈپو عابد منزل الہمار اداد

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah